اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۱۲ مطبوعہ ۱۹ مارچ ۱۸۹۱ء بروز پنجشنبہ جلد ۱۹

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے۔

ایضاً بیرونجات سے معہ محصول ڈاک۔

دو دو کاپی سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی۔

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی۔

ایڈیٹوریل

تب اُس نے اُنسے کہا کہ "اے نادانو اور نبیوں کی ساری باتوں کے ماننے میں سست مزاجو کیا ضرور نہ تھا کہ مسیح یہہ دکھ اُٹھاوے اور اپنے جلال میں داخل ہو۔ اور موسیٰ اور سب نبیوں سے شروع کر کے وہ باتیں جو سب کتابوں میں اُسکے حق میں ہیں اُنکے لئے تفسیر کیں۔" لوقا ۲۴-۲۵ سے ۲۷ تک۔ یہہ کون نادان اور اقوال انبیا کے ماننے میں سست مزاج تھے جو یروشلیم سے ایک قریب کی بستی عماؤس نامی کو جاتے ہوئے راستہ میں اُن سرگذشتہائے مصلوبیت و قیامت مسیح کی بابت آپس میں بات چیت کرتے چلے جاتے تھے کہ اچانک ایک پردیسی رہگذر نے جسے اُنہوں نے نہ پہچانا۔ اور اُنکی ساری تعجب خیز اور حیرت انگیز و مایوسی آمیز باتوں کو بغور چپ چاپ سُنکر بالآخر اُنہیں یوں مخاطب کیا؟ ایک کا نام تو سبھوں کو جو انجیل پڑھتے ہیں معلوم ہے کہ کلیوپاس تھا جس نے اس اجنبی رہرو کے اس استفسار پر کہ یہہ کیا باتیں ہیں جو تم راہ میں آپس میں کرتے جاتے اور اداس نظر آتے ہو جواب دیا کہ "کیا تو ہی اکیلا یروشلیم میں پردیسی ہے کہ جو کچھ ان دنوں اُسمیں ہوا ہے نہیں جانتا؟" اور دوسرا غالباً لوقا تھا جو اس کیفیت کا لکھنے والا ہے۔ اس باب میں جو مفصل شہادت مسیح کے مصلوب ہونے اور تیسرے دن جی اُٹھنے کی مرقوم ہے۔ اگر بنظر تعمق جانچی اور آزمائی جائے تو مسیح کی مصلوبیت کے منکروں اور اشتراؤس اور رینن وغیرہ معتقدان سپکٹرل الیوژن (نظری دھوکے) کو جو اسکے جی اُٹھنے کے منکر ہیں بجز اسکے چارہ نہیں کہ یا وے اُسکے حقیقت میں مرنے اور حقیقت میں جی اُٹھنے کے اس سارے بیان کو الہامی خواہ تواریخی قبول و منظور کر کے اسکی سچائی کے مقر ہوں یا اسکو سراسر غیر الہامی اور صرف ایک قصہ کہانی سمجھیں۔ اُن لوگوں کے لئے جو انجیل کو منزل من اللہ مانتے اور اسمیں ایسے صاف بیانات مسیح کی مصلوبیت اور قیامت کی نسبت پاتے ہیں کوئی راہ نہیں ہے کہ وہ کیونکر اس بات کو قبول کر سکیں کہ "وہ نہ قتل کیا گیا اور نہ صلیب دیا گیا" اور بمجبوری اسمیں اپنی عقب گذاری باطل خاطر سمجھتے ہیں کہ بلا تامل کہہ گذریں کہ یہہ اصل انجیل نہیں ہے۔ اشتراوس اور رینن وغیرہ کو قایل کرنیکا اسوقت طریقہ چھوڑ کر ہم صرف اُنہیں اشخاص سے جو ثلاثۃ الکتب اور قرآن کو الہامی تسلیم کئے ہوئے ہیں بادب ملتمس ہیں کہ وے تعصب و جنبہ کو چھوڑ کر بلا رو رعایت ان باتوں کو آزمائیں کیونکہ صرف انکے قبول یا رد کرنے پر انکی نجات و ہلاکت منحصر و موقوف ہے۔ ہمیں معلوم ہے کہ اب زمانہ کی رفتار اسکی مقتضی ہے کہ ایسے اشخاص خصوصاً وے جو اپنی روحوں کی نجات کے لئے فکرمند ہیں کتب مذکورہ بالا کو اپنی کتاب سے مطابق و موافق بنانے کے لئے ہر طرح کی تاویلات و تفسیرات کر کے انفصال کی کوئی راہ نکالنا امر ضروری

جانتے ہیں اور اگر وے ایسا کرینگے تو بالآخر نتیجہ یہی ہوگا کہ وے تین ملہم گواہوں کی متحدہ شہادت بنائے سابقہ کو اس مقدمہ میں کی نسبت مستند و معتبر تسلیم کرینگے اور ایک کی پچھلی مخالف شہادت کو غیر معتبر و خلاف صریح مانینگے۔ کیونکہ یہہ امر بالکل غیر ممکن ہو کہ اتنی گواہیاں جنکی صداقت کے معترف موافق و مخالف سب ہوں بمقابلہ ایک ایسی گواہی کے جسکی سچائی کا مقر حرف خود گواہی دینے والا شخص ہو رد ہو سکیں۔ لیکن جو اشخاص سچائی کے ساتھ ایسا کرنیکے آرزومند ہیں اُنکے لئے اس بات پر بخوبی غور کرنا لازم ہو کہ کتب مقدسہ کے بیانات و واقعات کے سمجھنے اور حقیقت کو دریافت کرنے کے لئے اُسی تفسیر کی انہیں ضرورت ہو جسے تفسیر کئے بغیر کلیوپاس اور لوقا (باوصفیکہ ہمیشہ ان کتابوں کو پڑھتے تھے) اُنکے سمجھنے میں قاصر رہے اور جبتک اُسنے اُنکے ذہنوں کو نکھولا وے سمجھ نہ سکے کہ سب کچھ جو موسیٰ کی توریت میں اور نبیوں اور زبوروں میں اُسکے حق میں لکھا ہو پورا ہوا۔ کہ اُسنے صلیبی موت کا دکھ اُٹھایا اور تیسرے دن مُردوں میں سے جی اُٹھا۔ اور یروشلم سے شروع ہو کے ساری قوموں میں توبہ اور گناہوں کی معافی کی منادی اُسکے نام پر کیجائیگی +

قران سورۃ البقر رکوع ۳ میں پیدایش آدم کی بابت لکھا ہو "اور جب کہا تمہارے ربنے واسطے سب فرشتوں کے کہ تحقیق میں پیدا کرنیوالا ہوں زمین میں ایک خلیفہ" تو ملائکہ نے اُس سے کہا "کیا پیدا کرتا ہو تو زمین میں اُسے جو فساد کرے اُسمیں اور خونریزی کرے" تفسیر میں لکھا ہو کہ اس بات سے فرشتوں کی واقفیت حکم الٰہی سے تھی یا لوح محفوظ میں (جسمیں باعتقاد محمدیان خدانے سب کچھ جو ازل سے ابد تک ہونیوالا ہو لکھ دیا ہو) اُنہوں نے پڑھا یا اُنکی عقلوں میں جما ہوا تھا کہ گناہ نہ کرنا اُنہیں کا خاصہ ہو۔ "خدانے فرشتوں سے کہا کہ جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔ اور آدم کو حق تعالیٰ نے سب کے سب نام سکھلائے اور اُن نام والوں کو فرشتوں کے پیش کیا۔ اور کہا کہ بتا دو مجھے اُنکے نام اگر تم سچے ہو۔ فرشتوں نے کہا تنزیہہ کرتے ہیں ہم تیری ہمکو کچھ علم نہیں مگر جو کچھ تو نے ہمیں سکھا دیا۔ تب خدانے آدم سے کہا تو انہیں اُنکے نام بتادے۔" اگر ہم اس بیان کا توریت پیدایش ۲ باب کے ساتھ مقابلہ کریں تو دونوں میں زمین و آسمان کا فرق معلوم ہوگا۔ پہلا بیان جو موسیٰ کی معرفت دو ہزار برس سے سوا پیشتر سے لکھا ہوا اہل کتاب کے ہاتھ میں موجود تھا پچھلے بیان کی نسبت کیسا افضل و اعلیٰ اور خدا تعالیٰ کے لائق معلوم ہوتا ہو۔ کیا اسمیں کچھ خوبی ہو کہ خدانے آدم کو سب مخلوقات کے نام سکھلا دیئے تو اُسنے بتلا دیئے اور فرشتوں کو نہ سکھلائے اور وے نہ بتا سکے؟ کیوں فرشتوں کو نادانی سے آدم کے مقابلہ میں متہم و معتوب ظاہر کیا جاتا ہو؟ ہاں اگر خدانے وے نام اُنہیں نہ سکھلائے تھے تو وے اتنا کرتے کہ لوح محفوظ میں دیکھکر امتحان میں پاس ہو جاتے مگر ایسا نہ کیا۔ تو بھی فرشتوں کی پیشینگوئی کہ آدم زمین پر فساد و خونریزی کریگا۔ اُسے کیوں پیدا کیا جاتا ہو۔ پوری ہوئی! انسانی تصنیف اور کلام اللہ میں کتنا فرق عظیم ہو! ۔ خدانے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا۔ اُسکو فرشتوں سے مشورہ لینے کی کچھ ضرورت نہ تھی۔ آدم کو نہ ضعیف نہ نادان نہ جلد باز بنایا اور نہ خدانے لوح محفوظ میں لکھا کہ وہ مفسد و خونریز ہوگا۔ یہہ بھاری باتیں ہیں اور توریت ہماری تسلی کے لئے اُنکا کافی اور مفصل و معقول بیان کرتی ہو +

شہر دمشق دنیا میں اکثر نہایت قدیم کہلاتا ہو۔ بقول نامہ نگار پروگریس یہہ بات صحیح ہو یا نہ ہو لیکن ایک شہر جسکی موجودگی کا شمار ابراہام کے زمانہ تک پہنچ سکتا قدامت کا کچھ نہ کچھ مستحق ہو۔ حالانکہ بابل۔ نینوی۔ سلوکیا بالکل برباد ہو گئے ہیں۔ دمشق کی آبادی ابتک ۱۲۰۰۰۰ ہو۔ اکثر باشندے مسلمان ہیں جو نہایت متعصب اور ترقی کی ہر ایک بات کے مخالف ہیں۔ نامہ نگار لکھتا ہو کہ جب ہم دمشق کے بازاروں میں گذرتے ہیں تو یہہ لوگ ہم کو بنظر غیظ دیکھتے ہیں گویا حکام کے ایک اشارہ پر سنہ ۱۸۶۰ء والا سین پھر دکھلا دیں جبکہ دمشق کی سڑکیں اور کوچے چھ ہزار مسیحیوں کے لہو سے سرخ کئے گئے تھے۔ لیکن اُس وقت سے ان لوگوں کا تعصب کسیقدر کم ہو گیا ہو۔ فرنچ کی ڈاک کی سڑک جسپر روزانہ ڈاک سمندر کے بورڈ سے روانہ ہوتی ہو۔ افواج فرانس کی یاد۔ اور طاقتہائے یورپ کی نظر تحفظ مشنریوں کی تاثیر۔ اور مشن سکولوں کی موجودگی نے لوگوں کے تعصب کو محدود کر دیا ہو۔ دمشق کی مسجد کلان شہر کی قدیم عمارتوں میں عجوبہ ہو۔ یہہ ایک قدیم بت پرست لوگوں کے مندر کی جگہہ پر تعمیر کی گئی ہو جو مندر سے مسیحی گرجا ہوا تھا اور اب ایک مشہور مسجد ہو۔ عبدالملک کے عہد میں جب مسلمانوں نے اس عمارت پر قبضہ کیا تو ہر ایک نشان جس سے مسیحیت کا اظہار ہوتا تھا مٹا دیا اور برباد کیا گیا۔ لیکن اسکے ایک پُرانے پھاٹک پر بخط یونانی ابتک ایک عبارت محفوظ ہو۔ زرگری بازار کی چھت پر چڑھکے اس نوشتہ کو پڑھنے کی ہم نے اجازت حاصل کی جسمیں یوں لکھا ہو "اے مسیح تیری بادشاہت ابدی بادشاہت ہو اور تیری سلطنت پشت در پشت قایم رہتی ہو" دمشق کے بازاروں اور زمانہ حال کے دمشقیوں کی وضع ایسی بدل گئی ہو کہ بمشکل خیال ہوتا تھا کہ ہم ایک تواریخی زمین پر چل پھر رہے ہیں۔ نعمان اور حنانیا کا مکان اور وہ جگہہ جہاں پولس ٹوکری میں بٹھلا کر دیوار سے اوتارا گیا تھا ضرور سادہ دلوں کو دکھلائے جاتے ہیں۔ لیکن معقول صحت کے ساتھ پہلی مقام صرف ایک "سیدھی سڑک" ہو۔ جسکے اکثر پُرانے ستون اور محرابیں اُسکو ظاہر کرتی ہیں اور اسکی حالت سے معلوم ہوتا کہ بیشک سینٹ پولس کے زمانہ کی یہہ دمشقی سڑک ہو۔ اور یہیں کسی مقام پر پولس ترسی کی آنکھوں سے مثل چھلکوں کے کچھ گر پڑا اور حنانیا کے ہاتھ رکھتے ہی بینا ہو گیا۔ اور اس پرانی سڑک کے کوچوں پولوس رسول ہو گیا جو خدا کے ہاتھ میں ایک چنا ہوا وسیلہ تھا کہ اُسکے نام کی گواہی غیر قوموں۔ بادشاہوں اور بنی اسرائیل

کے سامنے وے۔ موجودہ دمشق کی تاریکی اور خرابی میں سے بھی مذکورہ قدیم مسیحی چرچ کی مسطورہ عبارت بولتی ہے "تیری سلطنت پشت در پشت قائم رہتی ہے"۔

مسیح کی عدیم النظیر شخصیت

بہ نسبت اُن کوششوں اور جد و جہد کے جو بے دین اشخاص صرف طبعی اصولوں پر اُسکی ذات کا بیان کرنے میں ہمیشہ کرتے ہیں اور کوئی چیز مسیح کی شخصیت کے عجوبہ پن کو زیادہ تر معقولیت سے ظاہر نہیں کرتی ہے۔ وے بالطبع معلوم کرتے ہیں کہ وہ اُنکے لئے ایک خوفناک ٹھوکر کا باعث ہے۔ اور تاکہ اُنکے قواعد کامیاب ہوں ضرور ہے کہ وے اُسکو ہٹا دیں۔ وے پلاطوس کے ہمراہ گویا یہہ سوال کرنا چاہتے ہیں کہ ہم یسوع کے ساتھ جو مسیح کہلاتا ہے کیا کریں؟ پس وے اِس بیفایدہ مسئلہ میں اپنے کو تھکاتے اور سوچتے ہیں کہ ہم کیونکر مسیح کو بہترین طور سے ایک مصنوعی شخص ٹھہرا دیں یا مخلوقوں میں شامل کریں۔ لیکن آجتک اُنہیں اِسمیں کامیابی نہ ہوئی اور وے خود معلوم کرتے ہیں کہ وہ کامیاب نہیں ہوئے ہیں۔ کیونکہ جو نہیں کسی نے اپنا بیان پیش کیا ہے دوہیں اُسکے بے اعتقاد بھائیوں نے ظاہر کیا ہے کہ یہہ بیان بالکل تسلی بخش نہیں ہے۔ پس وے پھر از سرِ نو اِس کام میں ہاتھ لگاتے ہیں اور اُنہیں ویسا ہی نتیجہ پھر نصیب ہوتا ہے۔ پولوس* مسیح کا بیان پرانے علم معقول کی بنیاد و نیز کرتا ہے کہ معجزات صرف ایک طبعی ماجرے تھے لیکن رسولوں نے نادانی سے اُنہیں اعجازی کام سمجھا۔ اشٹراوس اُٹھتا اور پولوس کی بنیاد کو مسمار کرتا ہے۔ اور مسیح کو ایک کہانی کے قیاس پر بیان کرتا ہے۔ تب او خصوصاً اُسکے بعض شاگرد جعلسازی کی قیاس پر اُس کا بیان کرتے ہیں۔ رینن یسوع کی بابت یوں بیان کرتا ہے کہ اُسکی تاریخ قصہ آمیز ہے اور کہ یسوع خود عمدی فریب سے مبرا نہ تھا۔ ان کوششوں کا طریقہ ظاہر کرتا ہے کہ مسیحیت کے مخالفین خود جانتے ہیں کہ تاحال یہہ ٹھوکر کھلانیوالا پتھر ہٹایا نہیں گیا ہے۔ وے نجات کی چٹان کے مقابل جھپٹتے ہیں اور یہہ خطرہ ہے کہ وے خود اُس ابدی سخت چٹان پر گر کے چور چور ہو جائیں۔ یہہ چٹان ہمیشہ تک مستقیم اور لاجنب رہتی ہے۔

* ایک بیدین جرمن عالم۔

یسوع کی ذات و صفات پر غور کرنے میں ہم خصوصاً اناجیل اربع پر جو کہ ہمارے سامان کا ذخیرہ ہیں انحصار کرتے ہیں۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ تین انجیل نویسوں یعنی متی مرقس اور لوقا کا مسیح یوحنا کے مسیح سے بالکل ایک مختلف شخص ہے۔ یہہ سچ ہے کہ اُن تصویروں کے درمیان جو اُنہوں نے یسوع کی کھینچی ہیں فرق تو ہے تاہم یہہ ایسا فرق نہیں جیسا کہ دو مختلف شخصوں کے درمیان ہوا کرتا ہے لیکن ایک ہی شخص کی صرف دو صورتوں کا فرق ہے۔ پہلے انجیل نویس یسوع کو گلیل کے دیہاتیوں کو تعلیم دیتا ہوا دکھلاتے ہیں۔ اور یوحنا اُسی یسوع کو یروشلم کے کاہنوں فقیہوں ربی لوگوں اور علمائے یہود کے ساتھ مباحثہ کرتے ہوئے دکھلاتا ہے۔ پہلے انجیل نویس یسوع کو اُسکی آشکارا زندگی میں دکھلاتے اور یوحنا یسوع کو کثرت اُسکی اندرونی زندگی میں اور اُسکے شاگردوں سے باہمی مکالمت و صحبت رکھتے ہوئے اور ایمان کی اعلیٰ تر صداقتوں کو ظاہر کرتے ہوئے دکھلاتا ہے۔ وے ہمیں یسوع کو خصوصاً آفتاب کی تاب میں باتیں کرتا ہوا دکھلاتے یوحنا یسوع کو ہمیں جبکہ وہ عنقریب صلیب کے سایہ تلے اور اپنی زندگی کی شام کے وقت دوسرے عالم کی عجیب روشنی میں تنہا باتیں کرتا ہوا دکھلاتا ہے۔ انجیل چہارم کا یسوع خدا کا کلام ہے۔ لیکن تاہم وہ ابن آدم ہے۔ وہ اُسمیں کوئی پہاڑی وعظ نہیں کہتا ہے لیکن تو بھی آسمان کی بادشاہت کی منادی کرتا ہے۔ گم شدہ بھیڑیں تاہم اُسکو اپنا اچھا گڈریا پاتی ہیں۔ یہاں کوئی دیووں کے نکالنے کا ذکر نہیں ہے لیکن وہ کہتا ہے کہ اِس دُنیا کا سردار نکال دیا گیا ہے۔ یہاں کوئی تبدیل صورت نہیں ہے لیکن اُس کا جلال سراسر نمایاں ہے۔ باغیچہ کی جانکنی کا ذکر نہیں لیکن اُسکی جان گھبرا گئی ہے۔ مریم اور مارتھا پھر نظر آتے ہیں۔ لیکن لعاذر اُنکے ساتھ ہے۔ یہاں یسوع نہیں کہتا ہے کہ "یہہ میرا بدن ہے" لیکن وہ اپنا گوشت کھانیکے لئے دیتا ہے۔ اور اُسکے وے آسمانی کلمات کامل مقدار میں الوداعی کھانے کے وقت میں تسلی بخشتے ہیں وہ ویسی ہی شب بیداری کرتا وہ وہی آنسو بہاتا ہے۔ وہ اُنہیں پانو پر چلتا ہے۔ دوہاں وہ پہلے تھا وہیں چڑھ جاتا ہے جدا اناجیل میں اُسکی دعا ایک سفارش و شفاعت کی دعا ہے لیکن پچھلی انجیل میں وہ ایک زیادہ طویل اور دل سوز ہے وہ قبر سے معاودت کرتا ہے کہ روح القدس اپنے پھونکے اور اُس نام کو باپ کے نام اور اپنے نام کے ساتھ شامل کرے۔ اناجیل سابقہ میں اُسکی حضوری اور پچھلی میں اُسکی آمد ثانی آخری اُمید ہے۔ اور اخیر حکم اُسکی تمام گذشتہ باتوں کو دہراتا ہے کہ "تو میرے پیچھے ہولے"۔ (باقی آیندہ)

مُراسلات

ہمارا کام بتانا ہے اور سُنا دینا
نہ ضد و بحث سے کرنا ملاشتان بھائی

غیر اقوام* بمقابلہ مسیحی

شروع میں میرا ارادہ تھا کہ اس معاملہ کی نسبت میں بھی کچھ لکھوں۔ مگر اور بھائیوں نے تجربہ کار صاحب کا گھر پورا کر دیا۔ اور آپ نے (سفیر صاحب) بحث ختم کر دی ۲۶ فروری کے پرچہ میں پھر وہی صاحب بول اُٹھے معلوم

** یہہ شعراء پنجاب کا محاورہ ہے۔ ایڈیٹر

* نامہ نگار اپنی رائے کے خود ذمہ دار ہیں۔ ایڈیٹر

ہوتا ہو کہ راقم مضمون کوئی لائق تجربہ کار ہیں۔ لیکن کچھ کسر بھی ہو۔ لہذا اُنکی خدمت میں باادب ملتمس ہوں۔ پیر شو بیاموز۔ کیونکہ اس مضمون میں جو کچھ آپ نے بیان کیا ہو پہلے مضمون سے اُسکا کچھ میل نہیں۔ اسمیں حرف آپ نے لفظ خوشامد پر زور دیا ہو۔ آپکی تحریر کمزور بھائیوں کے واسطے ٹھوکر کا باعث ہو۔ لہذا

خدا سے مانگ بصد عجز و منت و گریہ
کہ راہ راست کو تجھ پر کرے عیاں بھائی

تجربہ کار صاحب مہربانی سے میری اس تحریر پر توجہ فرمائیں آپ عیسائی ہیں اور میں بھی ہوں سو آپ مجھے برا نہ کہیں کیونکہ

برا کہے کوئی تمکو اُسے بھلا کہیے
یہی ہو حکم خداوند دو جہاں بھائی

اصل بات تو یہہ تھی جسپر بھائیوں نے آپسے مخالفت کی کہ ہندو و مسلمان اُستاد مسیحی استادوں کی نسبت انجیل اچھی طرح پڑھاتے اور سمجھتے ہیں"۔ بھائی یہہ فقرہ ہرگز ہرگز کسی تجربہ کار کا نہیں۔ یہہ کیونکر ممکن ہو۔ کہ بھیڑیا بھیڑوں کو چرائیگا۔ یہہ ہندو و مسلمان معلم گویا بھیڑوں کے بھیس میں بھیڑئے ہیں۔ آپ ضرور کسی ایسے ہی استاد کے دھوکہ میں آگئے ہیں۔ وہ متلاشی تھا کہ آپکو لوٹ رہا ہوگا۔ آپ سوچیں۔ اگر آپ کا تجربہ واقعی درست ہو۔ تو پھر مشنری صاحبان کیوں اسقدر واعظان انجیل کو تعلیم دینے میں سعی بلیغ کرتے ہیں۔ اور اسقدر بے حساب روپیہ واعظان انجیل کو بشارت کیواسطے دیتے ہیں۔ بہتر ہو کہ ریڈر کے درجے سے لیکر قسیس کے درجہ تک کے تمام مسیحی برطرف کئے جاویں۔ اور اُنکے بجائے آپکے ہندو و مسلمان اُستاد مقرر کئے جائیں۔ کام بھی آپکے تجربہ کے مطابق اخوب ہوگا۔ اور روپیہ بھی کم خرچ ہوگا۔ جہاں ۵۰ روپیہ ایک ڈیکن کام کرتا ہو۔ وہاں ۱۰ روپیہ کا ہندو کام دیسکتا ہو۔ اور جہاں ۲۰۰ روپیہ کا پادری کشت

اچھا کام نہیں دیتا وہاں للعہ روپیہ کا ایک مسلمان مُلّا انجیل کا کام دیگا۔ آپ نے خوب سستا کام بتا دیا۔ یہہ میں نہیں ٹھٹھے سے نہیں کہتا۔ ایسا تو آپ جیسے تجربہ کاروں کے ذریعہ صریح دیکھنے میں آتا ہو۔ پنجاب میں سیالکوٹ لوپی مشن کے دیہاتی سکولوں میں ایسا ہی ہوتا ہو۔ نارووال۔ بٹالہ چرچ مشن کے دیہاتی سکولوں میں بھی کارہوتا ہو کہ چار یا پانچ روپیہ ماہواری کے ہندو و مسلمان معلم ہیں۔ انجیل اور دوسری دینی تعلیم پڑھاتے ہیں۔ امتحان پر استادوں کو ترقیاں ملتی ہیں یا انعام ملتے ہیں۔ شاباش دیجاتی ہو۔ ہمارے عزیز بھائی منشی فتح مسیح صاحب بٹالہ کے سکولوں کے ممتحن ہیں۔ اُنکا تجربہ آپ کے ساتھ نہیں ملتا۔ اُنہوں نے بھی آپ کا مضمون پڑھکر افسوس ظاہر کیا۔ میرا تجربہ سُن لیجئے۔ میرے تعلق اس قسم کے بہت کام رہے ہیں سو نتیجہ یہہ ہو کہ غیر اقوام کے استادوں کے ہاتھ میں انجیل دینی بڑی بھاری غلطی بلکہ گناہ کی ہو۔ اور اسطرف کے مشنری ایسا کام جو کرتے ہیں اسلئے نہیں کہ وہ انجیل بخوبی پڑھاتے ہیں بلکہ اسلئے کہ ایسی قلیل تنخواہ پر عیسائی نہیں ملتے۔ سستا کام کرواتے ہیں۔ افسوس ہزار افسوس

نہ رح القدس گرادی شود ماخاکساران را
شوہیم آوارہ و سرگشتۂ دشت رہ فقداں

آپ کے مضمون میں جو آیات کلام الٰہی بجواب خوشامد تحریر ہوئی ہیں۔ وہ ٹھیک نہیں۔ اُنکا مضمون اَور ہو اور مدعا اَور ہو۔ یہاں تو بیجا خوشامد کا ذکر ہو۔ ہر ایک کی عزت اُسکی عزت کے لائق کرنا یہہ عیسائی بخوبی کرتے ہیں کیونکہ یہہ تعلیم کلام سے اُنہوں نے پائی۔ مگر بیجا خوشامد جسکے آپ یا دوسرے ماسٹر روادار ہیں سو عیسائیوں سے نہیں ہو سکتی بھلا کونسا عیسائی ہو جو کسی افسر یا پادری وغیرہ کو حضور۔ خداوند۔ خداوند نعمت وغیرہ الفاظ بات بات میں کہے۔ کوئی نہیں۔ بغیر ان الفاظ کے خوشامد طلب کیونکر خوش ہو سکتے ہیں۔ ایک مسلمان استاد تھا۔ پادری صاحب اُس سے بہت ہی خوش رہتے تھے۔ وہ اکثر اُسکی تعریف کرتے کہ نہایت غریب فرمانبردار اور عمدہ آدمی ہو۔ مگر میں نے جہاںتک اُسکو دیکھا پاجی سے بڑھکر نہ پایا۔ پادری صاحب کو اُسکی ادا کیا پسند تھی۔ الف۔ زمین تک جھککے سلام کرنا۔ ب خداوند کے بغیر بولنا نہیں۔ ج آپ مائی باپ ہیں۔ وغیرہ۔ عیسائی غلام نہیں۔ اُنہوں نے سچی آزادگی کی تعلیم پائی ہو۔ وہ سچائی سے ہر ایک کی مناسب عزت کرتے ہیں۔ نامناسب نہیں بھائی تجربہ کار صاحب

زیادہ گوئی سے ہوتا نہیں ہو کچھ حاصل
زبان بیہودہ گو ہو گرہ باستان بھائی

المختصر انجیل کی تعلیم کیواسطے سچے عیسائیوں کی ضرورت ہو نہ کہ مکار ہندو و مسلمانوں کی۔ بعض مسیحیوں کی بداخلاقی کا حال جو آپ نے لکھا یہہ دوسری بحث ہو۔ اس موقعہ پر اُسکو چھیڑنا مناسب نہیں۔ یہہ بحث نور افشاں کے لائق بھی نہیں اسکے واسطے کوکب ہند اور مخزن مسیحی ہیں۔ اگر آپ کو کچھ اور لکھنا ہووے تو دعا مانگ کر لکھیگا ✣

راقم۔ واعظ

مردم شماری کے افسر

ایڈیٹر صاحب

عجیب عجیب لطیفے مردم شماری کے متعلق دیکھنے میں آئے۔ آپ بھی گاہے کوئی چٹکلہ اخبار میں لکھ دیتے ہیں یہاں ایک صاحب علاقہ دار مردم شماری نے ایک احاطہ کا نام وغیرہ بالائی رکھکر یوں خانہ پُری کی ہو۔

نام	مذہب	مذہب کا فرقہ	قوم	جانتا ہو
فلاں	مسلمان	سنی الحنفی القادری	قاضی القریشی الانصاری	اردو فارسی عربی انگریزی

نام	مذہب	مذہب کا فرقہ	قوم	جانتا ہو
فلاں	مسلمان	سُنّی الحنفی القادری الچشتی الصابری	قریشی	اُردو فارسی عربی انگریزی

قانون مردم شماری میں صرف سُنّی لکھنے کی اجازت ہو۔ یہاں اُونہی قانون بنا لیا۔ گھر ہی کا مذہب کا فرقہ بنالیا۔ اسقدر طوالت سے کیا غرض۔ فائدہ۔ علوم اربعہ میں پکا۔ لاحول ولا +

ڈیرہ نانک کے اکثر بیدیوں نے نو اسرکاری حکم کی تعمیل نہیں کی۔ حکم تھا کہ ۲۶ کی رات چراغ جلا کر بیٹھیں۔ جبتک شمار کنندہ پڑتال نہ کر جاوے۔ یہاں کسے خیال تھا۔ غریب لوگ تو بیچارے بیٹھے رہے۔ مگر ان بیدیوں کے دروازوں پر شمار کنندے سر پٹکا پٹکا کر رہگئے۔ بمشکل دروازہ توڑ توڑ جگایا +

۲۱ تاریخ فروری یہاں اور مضافات میں سخت ژالہ باری ہوئی

۲۵ و ۲۴ تاریخ بارش ہوتی رہی۔ آج دھوپ نکلی تھی پھر بادل ہوگئے۔ عجیب موسم کی حالت ہو۔ دھوپ لگتی ہی نہیں +

سننے میں آیا ہو کہ بعض دیہاتی شمار کنندوں نے ۲۶ کی رات کو بڑی غفلت کی۔ گشت کی نہیں۔ اگر یہہ واقعی سچ ہو تو افسوس کی بات ہو۔ ٹھیک پتہ لگنا مشکل۔ اور مدعا گورنمنٹ لاحاصل +

راقم واعظ

مشن سکولوں میں مسیحی استادوں کی ضرورت

پوشیدہ نہ رہے کہ مشن کے متعلق جتنے کام اس ملک ہند اور دیگر ممالک میں بذکثیر خرچ کر کے کئے جاتے ہیں اُن سب سے اصل غرض اور مطلب جانوں کا بچانا۔ اور روحوں کا خداوند مسیح کے پاس بلانا ہو مشن کے کاموں میں سے ایک عمدہ اور مفید کام تعلیم کا کام ہو۔ اور تمام ملکوں میں اسی کام کے ساتھ مشن کے کام کا آغاز ہوا ہو۔ اس ملک میں بھی مشن سکولوں سے کروڑہا باشندگان ملک کو فیض پہنچ چکا ہو۔ اور لکھوکھا تعلیم یافتہ ہوکر ملازمت سے فیضیاب ہو چکے اور ہو رہے ہیں۔ لیکن اگر سوال کیا جائے کہ کیا مشن کے اس کام کی غرض جو متصور تھی بخوبی پوری ہوئی یا نہیں؟ تو اسکا جواب صاف یہہ ہی ہو کہ نہیں۔ اور اگر ہوئی بھی تو بہت کم اور اگر اسکا سبب دریافت کیا جاوے کہ کیوں وہ غرض جو طلباء کو مسیح کیطرف بلانے کی تھی پوری نہ ہوئی تو اسکا جواب سوا اسکے اور کچھہ نہیں کہ مشن سکولوں میں مسیحی اُستاد نہیں اور اگر ہیں بھی تو بہت کم۔ اور بعض سُرگرم کم ہمت اور بیپرواہ ہیں اگر لایق سرگرم۔ جانوں کے بچانے کے خواہاں محنت کش اور نیک چلن مسیحی استادوں کا پورا پورا اسٹاف ہر ایک مشن سکول میں ہوتا تو ممکن تھا کہ اب تک یہہ آدھا ملک مسیحی ہو جاتا۔ خیر اگر با اختیار ناظرین مشنریز اپنے ہر ایک اسکول میں جیسکے کہ وہ سپرنٹنڈنٹ ہیں کوشش کریں کہ مسیحی استاد دستیاب ہو سکیں تو بہت بہتر ہو۔ لیکن اس سے بیشتر زیادہ کوشش مسیحی بورڈنگ اسکولوں کے مہتمم صاحبان کو لازم و واجب ہو کہ اپنے طلبہ کو ایسے اُستاد بنانے کی از حد سعی کریں۔ کمترین تجربہ سے کہتا ہو کہ ایک اسکول کے جسکے اُستاد صرف عیسائی تھے سوا دو ایک طالب علموں کے تمام عیسائی ہوگئے۔ یہہ مدرسہ کچھہ بہت بڑا تو نہیں تھا۔ لیکن دیہات میں ایک چھوٹا سا مدرسہ تھا۔ لیکن اسمیں اسی تجویز سے نتیجہ عمدہ نکلا۔ اُمید ہو کہ اگر تمام مشن اسکولوں میں ایسا ہی کیا جاوے تو اصل مدعا حاصل ہوگا +

راقم

مسیح کی بادشاہت کا بچوں میں پھیلانے کا خواہاں۔

ہندوستان میں مسیحی مذہب کی ترقی

ہمارے خداوند کا آخری حکم جو اُسنے حواریوں کو اپنے صعود سے پیشتر دیا۔ یہہ تھا کہ "تم جا کر سب قوموں کو شاگرد کرو۔ اور انہیں باپ بیٹے روح القدس کے نام سے اصطباغ دو"

یہہ کام نہایت دلسوزی سے شروع ہوا۔ اور سنہ ۷۰ع سے پیشتر ہی دین مسیحی سلطنت روم کے اکثر صوبوں میں پہنچ گیا اور ہندوستان میں بخوبی پھیل گیا۔ بعضوں کا خیال ہو کہ اسوقت مقدس تھوما انجیل پھیلانے کیواسطے ہندوستان میں آیا۔ اور بہت محنت اور جانفشانی کے بعد مقام سینٹ تھومی میں برہمنوں کے ہاتھہ سے مارا گیا۔ لیکن اسکا کوئی ثبوت نہیں +

اول اول انجیل ہندوستان میں شہر سکندریہ سے جو کہ سنہ مسیحی کے شروع میں دنیا کے نہایت تجارتی شہروں میں سے تھا اسطرح پر آئی کہ جب ہندوستانی تاجر خرید فروخت کے واسطے وہاں جایا کرتے تھے۔ اُسوقت مقدس مرقس سکندریہ میں مسیحی واعظوں کو تعلیم دیتا تھا اُنمیں سے کئی ایک مسیحی ہوئے اور واپس آکر اپنے ملک کے لوگوں کو انجیل سنائی۔ اور رفتہ رفتہ اسطرح پر انجیل ملک ہند میں پھیلی۔ دوسری صدی کے شروع میں ہندوستان کے مسیحیوں نے سکندریہ کے بشپ ڈمیٹریس صاحب سے ایک خادم الدین کی درخواست کی۔ اُنہوں نے ایک دیندار شخص مسمی پانٹی نس کو جو قریب سنہ ۱۸۰ع کے بت پرستی کا اسٹوئیکی مذہب چھوڑ کر عیسائی ہوگیا تھا روانہ کیا۔ یہہ شخص ہندوستان کا پہلا مشنری ہو۔ اسلئے خداوند کے کام کو بہت سرگرمی سے انجام دیا پھر تیسری صدی کے آخر میں ملک شام کے عیسائی ساحل ملیبار کے کنارے آباد ہوئی۔ اور اُنہوں نے راجہ ملیبار سے بہت حقوق حاصل کئے +

بعد ازاں سنہ ۱۴۹۸ع میں اہل پرتگال ہندوستان میں آئے +

سنہ ۱۵۴۲ع میں رومن کیتھولک مشنری زانسس زاویر گوا میں داخل ہوا۔ اگرچہ اُسمیں بعض سخت خطائیں تو تھیں تاہم وہ بڑا عمل اور نیک مرد تھا۔ کہتے ہیں کہ اُسنے ہندوستان میں پہلی رات ایک گرجا میں دُعا اور زاری کے ساتھ کاٹی۔ اور بعد ازاں اُن بت پرستوں میں خدا کا کام شروع کیا اور اسکا بڑی

میں آکر لوگوں کو اصطباغ دیا۔ اور بیماروں کے علاج کرنے میں مشغول ہوا۔ چنانچہ اُسنے ایک مہینہ کے عرصہ میں دس ہزار بُت پرستوں کو اصطباغ دیا۔ مگر یہہ صرف برائے نام مسیحی تھے ✢

۱۵۷۸ء میں اکبر نے ایک پادری صاحب کو جسکو ابوالفضل نے فرابا توں کے نام سے لکھا ہے۔ اور اسکو بڑا مورخ اور فاضل بتایا ہے بہت سی ترغیبیں دیکر مقام گوا سے باین غرض بلوایا کہ وہ چند آدمیوں کو یونانی سکھلا دے۔ تاکہ یونانی کتابوں کا ترجمہ زبان فارسی میں کیا جاوے۔ اسوقت فیضی نے بادشاہ کیواسطے نئے عہدنامہ کا ترجمہ فارسی زبان میں کیا۔ ابوالفضل و عبدالقادر کا قول ہے۔ کہ عیسائی مذہب کی تعظیم اکبر کے دلمیں بہت بیٹھی ہوئی تھی۔ یہانتک کہ جب گوا کے پادری صاحب نے حضرت عیسیٰ اور اُنکی والدہ مبارک مریم کی تصویریں اُسکو دکھائیں تو اُسنے بڑی عزت اور وقعت سے اُنکو دیکھا۔ بعد اُسکے اُسنے اپنے بیٹے مراد کو انجیل پڑھوائی۔ اور اُسکے سبقوں کو نہ بسم اللہ سے بلکہ عیسیٰ مسیح کے نام سے شروع کرایا۔ اُسنے قرآن کی پیروی نہکی۔ اور کہا کہ قریب ہے۔ تاہم یہہ مقام خوف ہے۔ کہ ہرچند اُسنے اپنے بیٹے مراد کو انجیل سکھلائی۔ مگر عیسیٰ مسیح کے خون کے وسیلے سے خاص اپنی روح میں صلح نہ پائی ✢

۱۷۰۶ء میں شاہ ڈنمارک نے دو پروٹسٹنٹ پادری ہندوستان میں بھیجے جنمیں سے ایک زیگن بلگ صاحب تھے اُسنے تامل زبانمیں نئے عہدنامہ کا ترجمہ کیا۔ جب زیگن بلگ صاحب ولایت تشریف لے گئے۔ تو سوسائیٹی کیطرف سے شوارٹز صاحب معہ چند اور پادری صاحبوں کے ہند میں آئے صاحب موصوف نے بہت برسوں تک ہندوستان میں خداوند کا کام کیا اُنکے انتقال سے پہلے نو مریدوں کا شمار قریب دس ہزار تھا ✢

۱۷۹۸ء میں وہ یہہ دُعا پڑھکر خداوند کے پاس گئے کہ "اے خداوند تو نے ابتک میری حفاظت کی۔ ابتک زندہ رکھا اور مجھے بیشمار فایدے عنایت کئے۔ جو بات تیری نگاہ میں پسندیدہ ہو وہ کر میں اپنی روح تیرے ہاتھ میں سونپتا ہوں میرے نجات دہندہ کے وسیلہ سے مجھکو اپنے آغوش محبت میں لے" ✢ باقی آیندہ

خاکسار قاضی خیر اللہ از شہر پشاور

لورپول کے نئے محمدی

اخبار پنجاب مورخہ ۷ فروری ۱۸۹۱ء میں لورپول کے نئے محمدیوں کے جو حالات لکھے ہوئے ہیں انکی بابت رائے لگانی کہ کیا سچ ہے درکنار ہم ایک دو باتوں کا ذکر کرنا نامناسب نہوگا ✢

اوّل۔ ۱۸۹۰ء کے شروع میں سیالکوٹ کے ایک اخبار میں یہہ شایع ہوا تھا کہ لورپول میں ۳۰۰ انگریز محمدی ہوئے ہیں۔ اور ایک بشپ صاحب۔ پھر اخبار پنجاب کا مذکورہ بالا پرچہ کہتا ہے کہ اُنکی تعداد ۴۰ ہے (اسی اخبار میں دوسری جگہہ انکی تعداد ۴۹ لکھی ہے) اور اسی میں ۱۵ ہندوستانی شامل ہیں اور ۲ عورتیں۔ معلوم نہیں کہ ان عورتوں سے اسکا مطلب ہندوستان کی عورتیں ہے یا کہ اہل انگلینڈ ✢

دوئم۔ ایک جگہہ کہا گیا ہے کہ نماز جمعہ یا اتوار کے دن ہوا کرتی ہے اور اسمیں فقط مسلمانوں کو آنے کی اجازت ہے اور دوسروں کو محافظ مسجد میں آنے نہیں دیتے۔ ساتھ ہی اسکے دوسری جگہہ یہہ لکھا ہوا ہے کہ مسجد کا کمرہ اتنا بڑا ہے کہ اس میں ڈیڑھ دو سو آدمیوں کی گنجایش ہے۔ جب ۲ سو آدمیوں کی گنجایش ہے اور مسلمان فقط ۴۹ ہیں (سو بھی ہم ٹھیک نہیں کہہ سکتے) پھر معلوم نہیں کہ محمدی صاحبان کیوں اسبات پر زور دے رہے ہیں کہ مسجد کے واسطے چندہ جمع ہو۔ امید ہے کہ کوئی محمدی صاحب اسکا جواب دینگے ✢

ناظرین کو معلوم ہے کہ پادری ہیمن صاحب نے محمدیوں کے دعویٰ کو تسلیم کرکے یہہ وعدہ کیا ہے کہ "اگر لورپول میں پچاس جنٹلمین انگریز محمدی ہوں تو میں جس مسجد میں امرتسر لاہور یا سیالکوٹ جہاں محمدی کہیں معافی مانگونگا ✢

کسی محمدی بھائی نے اس دعویٰ کا جواب نہیں دیا ہم منتظر ہیں کہ محمدی صاحبان کیا فرماتے ہیں۔ محمدی بھائیو ان لکھیڑوں کو چھوڑ دو اور اسکی طرف پھرو جسکے پاس ہمیشہ کی زندگی کی باتیں ہیں۔ تاکہ تم ہلاک نہو۔ بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاؤ۔ دیکھو دنیا کا نجات دہندہ تمہیں پیار کرتا اور تم میں سے ہر ایک کا سچا خیرخواہ ہے۔ آؤ اب بھی پھرو نہیں تو پچھتاؤ گے ✢

راقم محمدیوں کا سچا خیر خواہ

منقولات

روسی حملہ

ہندوستان پر روسی حملے کے روکنے کی نسبت ایک واقفکار انجینیر نے دلچسپ خیال ظاہر کئے ہیں وہ لکھتا ہے۔ کہ ۱۸۶۴ء سے روسیوں کا قدم وسط ایشیا کیجانب بڑھتا چلا آتا ہے ۱۸۷۶ء تک بہت سے مقامات پر روسیوں نے قبضہ پایا اب مقامات تاشقند سمرقند وغیرہ پر عمدہ طور سے روسی قابض ہیں اور مقامات مقبوضہ میں فوج کے لئے چھاؤنیاں معقول ڈالی ہیں۔ جنے بیس برس پہلے تاشقند کو دیکھا ہوگا وہ اب دیکھکر متحیر ہوگا کہ آیا یہہ تاشقند ہے یا کوئی روسی شہر ہے۔ کیونکہ روسی گورنر جنرل وسط ایشیا کا یہی دارالصدر ہے۔ اسیطرح جس مقام پر روسی مقیم ہیں اُسکی صورت بدل ہی گئی ہے اور انکو اپنی حکومت کے قیام کا بہت کچھ بھروسہ ہے۔ بلکہ پیشقدمی کا جوش ہمیشہ اُٹھتا رہتا ہے۔ پنجدہ کا معاملہ یاد کرکے کرنل مارکبیل صاحب فرماتے ہیں۔ کہ اگر اسوقت جنگ

پھر جاتی تو روس میدان جنگ میں دس لاکھ فوج پیدل اور پچیس ہزار سوار بھیج سکتا تھا۔ بقول اُنکے پچیس برس گذشتہ میں روسی فوج کی تعداد دوچند ہو گئی ہے۔ وہاں دولتمندی اور قوت اور کاشت کو ترقی ہے اور سپاہیوں کی تعداد بڑھتی جاتی ہے۔ کرنیل صاحب کی رائے حفاظت ہند کی نسبت وہی ہے جسکو فوجی آدمی پسند کرتے ہیں کہ حال کی سرحد سے آگے بڑھکے مورچہ لیا جائے۔ اور افغانستان کے پہاڑ روسی ترقی کی آڑ قرار دیئے جائیں جب انگریزی کمپ قندھار کابل میں ہونگے تو انگریز ہندوکش کی گھاٹیوں کی حفاظت کیلئے تیار ہونگے۔ وہ یہہ بات بھی پسند کرتے ہیں کہ ہرات پر فوج بڑھائی جائے لیکن اسکی پولیٹیکل صورت ہے۔ انگلستان تو بجز رضامندی امیر اور افاغنہ کے افغانستان پر قبضہ نہیں کر سکتا اور وہ اسکو پسند نہ کرینگے۔ اگر ارادہ کیا جائے کہ اپنی ناگوار موجودگی قایم کریں تو تمام قوم مخالف ہوگی اور روس سے ہمکنار ہوگی۔ اور یہہ بھی ممکن ہے کہ اگر انگلستان نے روس سے مزاحمت نہ کی تب بھی وہ روس کے طرفدار ہو جاینگے جیسا کہ امیر شیر علی خان نے تھوڑی وجہہ سے کیا تھا جسکا خود اُنکے لئے افسوسناک نتیجہ ہوا تھا۔ تاہم یہہ فرض ہے کہ اگر دو رقیب سلطنتوں میں جنگ ہوئی تو افغان جرگے دونوں طرف مساوی تقسیم ہو جاینگے۔ اگر گدی نشینی کا جھگڑا ہوا یا یوں جنگ ہوئی تو غالباً روس بلخ اور ہرات میں آ جائیگا اور انگلستان کو مجبور کریگا کہ قندھار میں اسکا مقابلہ کرے۔ کرنیل بیل کی رائے ہے کہ انگلستان کی حکمت عملی یہہ ہوگی کہ افاغنہ کو اپنا ساتھ دینے کے لئے مجبور کرے۔ اگر وہ مانع ہوں تو زبردستی اُنکے ملک پر قبضہ کریں اس صورت میں انگلستان کا زبردست درجہ ہوگا اور ہشیار عمدہ اُڑنیوالے سپاہی مضبوط افغانستان جرگوں سے میسر آئینگے۔ افغانستان بیشک ایسا مضبوط مقام فوج کا ہوگا کہ وہاں تک کسی کی رسائی نہ ہوگی۔ اور بعد اول چھوٹے

تعصب کے افاغنہ اپنے کو خیرخواہ کام کا سپاہی ظاہر کرینگے

از اخبار عام

انتخاب اخبار

۱۸۹۰ء کے شروع میں برٹش امپائر کی آبادی تخمیناً قریب ۳۲۸...... تھی جنمیں سے سلطنت متحدہ میں ۳۸۱۲۵۰۰۰ ہندوستان میں ۲۷۱۱۸۰۰۰۰ - اور باقی ۱۹...... مقبوضات دیگر کے باشندے تھے۔ دو برس گذرے گورنمنٹ ہندوستان کی برٹش انڈیا کی آبادی کا تخمینہ ۲۰۹۷۹۳۳۵۰ - اور دیسی ریاستوں کا ۶۰۶۱۴۳۷۸ تھا ✢

آبادی شہر لنڈن کی ترقی کی نسبت مدراس پروگرس لکھتا ہے کہ اس شہر میں ہر مہینے ایک ہزار گھر زیادہ بڑھتے ہیں۔ سال گذشتہ کے اگست مہینے میں واٹر کمپنیوں نے ۷۶۵۵۷۷ گھروں میں پانی بہم پہنچایا اور ستمبر میں اُن گھروں کا شمار جنہیں واٹر کمپنیوں سے پانی بہم پہنچایا گیا ۷۶۶۷۹۷ تک بڑھ گیا ہے ✢

فرانس کے منتظمان ڈاک نے ان لوگوں کے لئے جو دور کے دیہات میں رہتے ہیں جہاں کوئی ٹیلیگراف آفس موجود نہیں ہے تار بھیجنے کی یہہ معقول تدبیر نکالی ہے کہ ایسے دیہات کو بذریعہ ٹیلیفون کسی نزدیک کے ٹیلیگراف آفس سے ملا دیا ہے تاکہ ہر ایک دیہاتی جو تار خبر بھیجنا چاہے ٹیلیفون کے ذریعہ ٹیلیگراف آفس میں بھیجدے جہاں سے تار مقام مقصود کو روانہ ہو سکتا ہے ✢

کوکب ہند لکھتا ہے کہ ایک شمار کنندہ نے خانہ پوری کرنے میں چند عیسائیوں کو بڑا دق کیا۔ یہہ لوگ نیچ قوموں میں سے عیسائی ہوئے تھے جو اب بڑے کاموں پر مامور تھے۔ باقی انکی برادری کے لوگ نیچی انکی ذات میں موجود تھے۔ اسی لحاظ سے ان عیسائیوں کو بھی شمار کنندے اسی ذات میں شامل کرنا چاہتے تھے۔ جب یہہ خبر حاکم اعلی کو پہنچی تو اُنہنے تمام شمار کنندوں کو ہدایت کی کہ جو اب عیسائی مذہب رکھتا ہے خواہ وہ پہلے کسی قوم و مذہب کا ہو اُسکو عیسائی لکھو۔ کلام پاک کی پیشنگوئی کے مطابق وہ وقت نزدیک چلا آتا ہے کہ کل دُنیا کے باشندے عیسائی مشہور ہونگے ✢

وکٹوریہ پیپر کی یہہ رائے کہ دیسی اخبارات کے منیجر ایک میموریل صاحب ڈایرکٹر سرشتہ ڈاک کی خدمت میں روانہ کریں کہ تین تولہ وزن کے لئے یکم اپریل سے ایک پیسہ کا ٹکٹ جاری کیا جاوے تاکہ وہ روزمرہ کے حساب و کتاب اور پیشگی ادخال محصول کی تکلیف سے نجات حاصل کریں۔ نہایت مستحسن اور مستحق تائید ہے۔ اس صورت میں سرکار اور مالکان اخبارات دونوں کے لئے موجب سہولیت اور فایدہ متصور ہے کیونکہ بقول معصر کوہ طرز جو انتظام وصول محصول کے لئے بالفعل جاری ہے اُس سے مطابع کے منیجروں اور پوسٹ ماسٹروں کو ایک لمبا چوڑا حساب رکھنا پڑتا ہے جسمیں دونوں کا بہت سا وقت ضایع ہوتا ہے ✢

مسئلہ عمر رضامندی پر بقول مخزن دہی ہندو معترض ہیں جو اپنے مذہب کی باتوں سے خود خبردار نہیں۔ ہوشیار پنڈت اور سنسکرت داں اُنکے ساتھ اتفاق نہیں کرتے۔ پروفیسر بھنڈارکر جو الفنسٹن کالج میں سنسکرت پروفیسر ہیں اور پنڈت راما مصرا شاستری جو گورنمنٹ کالج بنارس میں سنسکرت پروفیسر ہیں اور دیگر ہوشیار سنسکرت داں اپنی مذہبی کتابوں کی روسے ظاہر کرتے ہیں کہ تعداد عمر شادی کو بڑھانا کسی طرح اُنکے مذہب میں دست اندازی کرنا نہیں ہے بلکہ ایک ناقص رواج کو مٹانا ہے جسے جہلا نے رایج کر رکھا ہے ✢

کوہ نور بڑے افسوس کے ساتھ لکھتا ہو کہ آخرش مسودہ عمر رضامندی کی نسبت سیلکٹ کمیٹی کی رپورٹ جسنے اُسکی ہر طرح تائید کی ہو جس لیجسلیٹو کونسل میں پیش ہو گئی ہو اور صرف اسقدر ترمیم چاہی ہو کہ اس ایکٹ کی رو سے جو مقدمات برپا ہوں اُنکی نسبت سب سے اعلیٰ مجسٹریٹ تحقیقات کریں اور اگر کسی وقت اُنکو تفتیش کے واسطے پولیس کے پاس بھیجنا پڑے تو اعلیٰ درجہ کے پولیس افسر اس کام کو انجام دیں +

مخزن مسیحی لکھتا ہو کہ ایک درخت کی ایسی تاثیر سننے میں آتی ہو کہ بخار کی وبا اُس سے نہیں پھیلنے پاتی۔ وکٹوریہ ٹرانسوال میں ستودس مشن والوں نے اس پودے کو جا بجا لگایا۔ اور کہتے ہیں کہ وہاں بہت کم لوگ بخار میں مبتلا ہوئے اخبار مذکور لکھتا ہو کہ کیوں یہ درخت اُن ضلعوں میں نہیں لگایا جاتا جہاں بخار وبا کی طرح پھیلتا ہو۔ مذکورہ پودے آگرہ تاج گنج کے باغ میں موجود ہیں اور باغ کے منتظم سے اسکی شاخیں دستیاب ہو سکتی ہیں اس پودے کو یوکلپٹس یا نیلے گوند کا درخت کہتے ہیں +

راجپوتانہ گزٹ کے ایک نامہ نگار مقیم نگرہ کاربون یعنی زہریلی ہوا کی تاثیر کی نسبت لکھتے ہیں کہ اس ہفتہ میں ایک عجیب و دلخراش حادثہ گذرا جسکی کیفیت یہہ ہو کہ تھانہ جواجہ سے جو میواڑ اور مارواڑ کی حد در آخری انگریزی تھانہ ہو ڈیڑھ کوس کے فاصلہ پر ایک ونڈا کنواں پُرانے وقتوں کا ہو خشک سالی کے باعث اسکا پانی بہت کم ہو گیا صرف دو ڈھائی فیٹ پانی اسمیں ہوگا۔ یہہ کنواں اوپر سے چوڑا اور اندر سے تنگ ہو۔ کچھ عرصہ گذرا کہ زمینداروں نے اسمیں (سنڈیلے) ایک سن کی قسم بھگونے کے لئے ڈالدی تھی جو مدت تک اسکے پانی میں پڑی رہی اور سڑ گئی۔ چار روز گذرے جب ایک زمیندار سنڈیلے نکالنے کو اُس کنوئیں کے اندر اُترا نیچے تک نہ پہنچا تھا کہ دم فنا ہوا۔ اُسکے ساتھی نے اوپر سے آواز دی۔ جب جواب نہ ملا تو وہ اسکے نکالنے کو اُترا مگر نیچے پہنچتے ہی اسکا بھی کام تمام ہوا پھر تو تیسرا اور اُسکے بعد چوتھا اور پانچواں آدمی یکے بعد دیگرے کنوئیں میں اُترے اور مرتے گئے۔ تب تو لوگوں میں ہلچل مچ گئی۔ گنواروں نے کہا کہ اسمیں کوئی بھوت ہو پولیس میں اطلاع دی۔ پولیس نے صاحب مجسٹریٹ کو رپورٹ کی۔ وہاں سے حکم آیا کنواں صاف کرایا جائے۔ لیکن ڈر کے مارے کوئی کنوئیں کے نزدیک نہیں جاتا صاف ہو تو کیونکر۔ ڈاکٹر منور خاں صاحب (غالباً ہیڈ کیشی کسٹ ناڈ گڑھ) لکھتے ہیں۔ اگر اس کنوئیں میں خشک گھانس بھر کر آگ لگا دی جائے تو کاربون (زہریلی ہوا) رفع ہو سکتی ہو +

انجمن حمایت اسلام لاہور کے مقدمہ غبن کی نسبت کہ انجمن مذکورہ کے چند ممبروں نے ایک رسالہ اس مضمون کا شایع کیا تھا کہ اس کا سکرٹری خلیفہ تالیفات کے حساب و کتاب کا کوئی تسلی بخش فیصلہ نہیں کرتا اسپر پیسہ اخبار نے جو لکھا تھا کہ جن لوگوں پر اتہام لگایا جاتا ہو اور جنہیں خاین ثابت کرنیکی کوشش ہو رہی ہو اُنہوں نے انجمن کی خدمات کی ہیں۔ جفاکشی کرتے رہے ہیں اور قربان ہو گئے ہیں اگر وہ کسی قسم کی لغزش بھی کھا گئے تو کیا ہوا۔ یہہ لغزش بمقابلہ اُنکی خدمات کے کچھ حقیقت نہیں رکھتیں خیر خواہ کشمیر اسپر لکھتا ہو کہ جبتک پیسہ اخبار میں یہہ مضمون شایع نہ ہوا تھا ہمکو یقین تھا کہ انجمن مذکورہ کے سکرٹری صاحب اپنی برئت میں کوئی معقول جواب دینگے اور جو الزام غبن کا انپر لگایا جاتا ہو اسکو بوجوہات دور کرینگے لیکن پیسہ اخبار کے اس مضمون نے ہماری اس اُمید کو خاک میں ملا دیا۔ اگر سکرٹری صاحب کا بھی یہی جواب ہو تو تسلی بخش نہیں ہو جن لوگوں پر الزام لگایا گیا ہو اگرچہ اُنہوں نے انجمن کی ترقی کے لئے کیسی ہی جانفشانی و قربانی کیوں نہ کی ہو تو بھی آخر کو اُس بے فایدہ اُٹھانے میں کسی تحسین کے مستحق نہیں ہیں اور ایسی نظیر قایم کرتے ہیں کہ جسمیں اُنکی جسقدر ملامت کی جائے کم ہو۔ اگر وہ راستی پر ہیں تو اُنکی خاموشی کی کیا وجہہ ہو۔ اور یہہ پیچیدہ جواب کیوں کافی سمجھا گیا ہو۔ اگر وہ سچے ہیں تو مرد میدان بنیں اور اس رسالہ کے جواب میں ایک تسلی دینیوالا رسالہ وہ بھی شایع کریں۔ آنرا کہ حساب پاک ست از محاسبہ چہ باک +

پیسہ اخبار لکھتا ہو کہ عمر رضامندی کے بل کی تائید میں چار سو تعلیم یافتہ مرہٹوں نے حضور وایسرائے کی خدمت میں ایک عرضداشت بھیجی ہو جسمیں انہوں نے یہہ بھی بیان کیا ہو کہ بل کے مخالفوں میں ایک وہ لوگ بھی ہیں جو نہایت کمزور اخلاقی مادہ رکھتے ہیں ور ہمارے کالجوں اور سکولوں کی تعلیم یافتوں سے روز مرہ نکلتے آتے ہیں یہہ لوگ صرف مخالفت یا شہرت اور ناموری و ضد کے خیال سے اصلاح کی مخالفت کرتے ہیں۔ اسپر اخبار پایونیر خوش ہو کر رائے دیتا ہو کہ کسی حد تک تو ہمارے تعلیم کے نتیجہ کی یہہ درست تفسیر ہو +

مدراس میں دو شخص اس جرم میں گرفتار ہوئے ہیں کہ انہوں نے رسایں کا دھوکہ دیکر کہ چاندی سے سونا بنا دینگے لوگوں کا کچھ ہزار روپیہ خورد برد کر لیا۔ گرفتار ہونے پر عدالت کو تعجب ہوا۔ کہ ایسے بیوقوف بھی موجود ہیں جو ایسے دھوکوں میں پھنسکر مفت میں نقصان اُٹھاتے اور گھر کا روپیہ ضایع کرتے ہیں مجرموں کے وکیل نے یہہ حجت کی کہ یہہ لوگ غریب ہیں اتنا روپیہ کیونکر کھا گئے اور کہاں رکھا۔ عدالت نے اس عذر کو سماعت نہ کیا۔ دونوں کو ڈیڑھ ڈیڑھ سال کی قید سخت کا حکم دیا یہہ کیمیا گر دونوں مسلمان ہیں +

کانپور گزٹ بحوالہ کشف الاخبار لکھتا ہو کہ دریائے کرشنا کا پُل جو احاطہ مدراس میں بننے والا ہو اسکی نسبت خبر مشہور ہوئی ہو کہ اُسکی کوٹھیوں کے نیچے کئی بچے قربانی کئے جائینگے اور یہہ بھی لکھا ہو کہ مسٹر سپرنگ چیف انجنیر پُل مذکور نے ایک طویل چٹھی اسکی بابت اخبار مدراس میل کو لکھی ہو۔ (نور افشاں) ہم ہندوستانی اخبارات کیوں شاکی ہیں کہ ملک کو اخبارات کی قدر نہیں۔ جن اخباروں میں ایسی خبریں درج ہوں وے

کس قدر کے لایق ہیں؟ +

بنارس کا رفیع الاخبار لکھتا ہو کہ بنارس اجودھیا اور متھرا وغیرہ کے مقامات جو تیرتھ کہلاتے ہیں وہاں کے پنڈے لوگ جاتریوں کو سخت تنگ کرتے ہیں۔ لہذا اسکے انسداد میں ایک عرضداشت گورنمنٹ میں پیش ہونیوالی ہو کہ پجاری اور پنڈوں کو حکم ہو جائے کہ وہ کلکٹری آفس میں اپنا حلیہ اور نام درج کرایا کریں اور ریلوے پلیٹ فارم پر جاکر جاتریوں کو اپنے ساتھ چلنے پر مجبور نہ کریں۔ اگر مسلمان خانقاہوں مثل اجمیر وغیرہ کے خدام کے حق میں بھی ایسا انتظام ہو تو بہتر ہوگا کیونکہ یہہ لوگ بھی زواروں کو بیطرح چمٹتے ہیں +

اضلاع متحدہ امریکہ میں پچھلے سال ۲۵۲۰۵۔ شادیاں ہوئیں ۱۶۶۱ شادیوں میں دولہاؤں کی عمر ۲۱ برس سے کم تھی اور ۵۱۶۸ میں دلہنوں کی عمر ۲۱ سے نیچے تھی۔ پانچ دلہنیں ۱۶ برس سے بھی کم عمر تھیں ۲۰ دولہے ۱۸ برس سے نیچے تھے ۲۶ دولہے ۷۰ برس سے زیادہ تھے اور دو ۸۰ برس سے بھی زیادہ تھے۔ ایک دلہن ستر برس سے زیادہ تھی + عام

مسٹر ولیم ڈگبی صاحب اپنے رسالہ "انگریزی حکومت کا تاریک رخ" نامی میں لکھتے ہیں کہ ہزاروں ہندوستانی جو ہر سال مرتے ہیں جنکی بابت رجسٹر اموات میں لکھا جاتا ہو۔ کہ بخار سے یا ہیضہ سے مرے۔ دراصل بھوکھ یا عمدہ غذا کے نہ ملنے سے مرتے ہیں اور اسیطرح ہندوستانی مویشی بھی عمدہ اور خالص بھوسہ نہ ملنے کی وجہہ سے ہلاک ہوتے ہیں +

الہ آباد میں ایک معزز بنگالی لیڈی نے خودکشی کرلی۔ وجہہ یہہ معلوم ہوئی کہ برادری میں تقریب دعوت جانا تھا زیور کم تھا۔ خاوند سے کہا کہ جیسے ہوسکے کہیں سے اُدھار زیور لادو۔ خاوند نے اس بات سے انکار کیا۔ اسپر تکرار ہوپڑی۔ وہ بیچارہ دفتر کو چلاگیا۔ پیچھے سے دوپہر کے وقت بیوی نے پھانسی لے لی! +

پیسہ اخبار لکھتا ہو کہ لاہور موچی دروازہ کے اندر تین چار روز گذرے ہیں ایک مذہبی سکھہ سوانگ نوش نے ایک بزاز کے گھر میں گھس کر رات کو انکی عورت سے جو گھر میں معہ ایک چھوٹے لڑکے کے اکیلی تھی سب مال اسباب نکلوا کر لے لیا۔ اور آخرکو اُس سفاک نے نہایت بیرحمی سے اُسکو قتل کرڈالا۔ بزاز علی الصباح دوکان سے اپنے گھر آیا تو اسکے لڑکے نے سب کیفیت بیان کی۔ پولیس کی تلاش سے مجرم معہ اپنے ایک رفیق کے یکہ پر سوار ہوتا ہوا پکڑا گیا +

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

وسلیین میتھوڈسٹ مشن کے پادریوں نے اٹلی کے ایک گاؤں میں جہاں کے کل باشندے رومن کیتھولک ہیں دینی جلسے کئے۔ ان جلسوں کے ذریعہ کل گاؤں کے لوگوں نے رومن کیتھولک طریقوں سے علانیہ انکار کیا +

یونائٹڈ سٹیٹس کے مسیحی افریکہ میں دین عیسوی کو پھیلانے کے لئے جانے کا قصد کرتے ہیں چنانچہ چار کالجوں سے ۳۷ اشخاص نے اپنے تئیں اس کام کے لئے مخصوص کیا ہو +

گریٹ برٹن کے مسیحی فیاض طبیعت باشندوں نے سالگذشتہ میں مشنوں کے کام کیواسطے قریب ایک کروڑ بہتر لاکھ اٹھتیس ہزار دوسو پچاس روپئے دیئے +

لنڈن میں پھر بھاری طوفان شروع ہوئے ہیں۔ جنوب اور مشرقی ساحلوں اور دیگر مقامات میں سلسلہ تار ٹوٹ گیا ہو۔ اور کئی مقامات کی آمدورفت بند ہی +

زار روس کے محل انچکوف میں امپرس کے کمرہ میں آگ لگ گئی۔ مگر جلد فرو کی گئی۔ زار بذات خود آگ بجھانیوالوں کو ہدایت کرتے رہے خیر گذری +

سواکم میں شیخوں کا ایک بھاری مجمع ہوا۔ اور جنرل گرینفل نے خدیو کی طرف سے ایک تار پڑھکر سنایا جسمیں علی العموم معافی دی گئی ہو۔ یہاں خدیو کی اس عنایت سے لوگ بہت بشاش ہیں +

تجویز ہو کہ ایشیا سے ملک امریکہ تک ریل کی سڑک تیار کی جائے۔ انسان کی خداداد دانائی اور حوصلہ نے بڑے بڑے کام کئے ہیں۔ ریل کے ذریعہ امریکہ کو ایشیا سے ملادینا کچھ کمتر کام نہوگا +

حضور والیسرائے کی خدمت میں ایک عرضی اس مضمون کی گذری ہو کہ بھیڑ۔ بکری۔ گائے۔ بیل گھٹتے جاتے ہیں۔ لہذا مثل مردم شماری انکا بھی شمار ہو تاکہ کمی گھٹے +

ایک اخبار لکھتا ہو کہ جسطرح گورنمنٹ نے کم سن عورتوں کی حفاظت کے لئے قانون عمر رضامندی منظور کرنا چاہا ہو۔ تو واجب ہو کہ کم سن بچوں کی جان کی حفاظت کے لئے انہیں زیور پہنانا بھی قانونًا داخل جرم قرار دے +

بمبئی ۵ مارچ کی رات کو گودھرا اور لوناواڑا کے مابین ڈاک کے ہرکاروں پر حملہ ہوا۔ چور ڈاک کا تھیلہ لیکر بھاگ گئے +

بمبئی ۲ مارچ کی مردم شماری سے واضح ہوا ہو کہ بمبئی کی آبادی ۸۰۴۴۶۴۴ ہے۔ جنمیں ۵۰۶۱۲۸ مرد۔ اور ۲۹۵۲۲۴ عورتیں ہیں۔ گذشتہ مردم شماری کی نسبت ۴۰ ہزار کی توفیر ہو +

بمبئی میں مرض انفلوئنزا نے کہتے ہیں پھر قدم رکھا ہو گذشتہ سال میں تو ہندوستان میں اسنے خوب دورہ کیا تھا۔ دیکھئے امسال حضرت کی سواری کہاں کہاں جاتی ہو +

رفیع الاخبار لکھتا ہو کہ پٹنہ کے مسلمانوں میں تفرقہ مذہبی جوش زن ہو۔ حنفی۔ مقلد۔ غیرمقلد۔ صوفی۔ سنی۔ شیعہ۔ تفضیلیہ۔ نیچری وغیرہ ایک دوسرے سے سخت مخالفت کررہے ہیں +

اخبار عام لکھتا ہے کہ مہاراجہ صاحب جیپور نے اپنی ریاست میں عام حکم دیدیا ہے کہ کوئی لڑکی ۱۵ برس سے کمتر اور کوئی لڑکا ۱۸ برس سے نیچے عمر میں نہ بیاہا جائے۔ ورنہ مجرم سمجھا جائیگا +

جودھپور میں سیان امیر خان و عجب خان نے تین سو روپیہ کا مصنوعی طلائی زیور ایک بقال کے ہاتھ دھوکہ دیکر فروخت کیا۔ اور چلدیئے۔ زیور شناخت ہونے پر جھوٹا نکلا۔ دونوں شخص سوجت کے سٹیشن پر گرفتار کئے گئے +

مہاراجہ صاحب جیپور نے بھی قانون عمر رضامندی کی تائید میں رائے ظاہر فرمائی ہے۔ اس سے پہلے والیان ریاست دربھنگہ اور وزیانگرام تائید کر چکے ہیں۔ ۲ مارچ کے اجلاس کونسل میں یہہ قانون پاس ہوجائیگا +

ریاست بھوپال کے انتظام کی حالت پر جو اخبار ایسٹرن ہیرالڈ نے بم کے گولے چھوڑنے شروع کئے ہیں اس سے بڑا شور پیدا ہوا ہے۔ دیکھئے فریق ثانی کیا جواب دیتا ہے اور کیا نتیجہ ظہور میں آتا ہے +

دہلی ترکمان دروازہ کے پاس کوئی فاحشہ عورت فصیل کے نیچے ایک نوزائیدہ بچے کو ہانڈی میں بند کرکے ڈال گئی۔ اطلاع ہونے پر پولیس درپے تحقیقات ہے لیکن مجرم کا پتہ نہیں چلا +

کلکتہ بشمبر کار اور پانچ آدمیوں نے ایک مندر واقع بازار بڑتولہ میں چوری کرکے ٹھاکروں کا اسباب قیمتی ایک ہزار روپیہ چرالیا۔ ملزم گرفتار کئے گئے اور عدالت سے چھ چھ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی +

مردم شماری ۱۹۱۰ء سے ثابت ہوا کہ ضلع ہگلی کی آبادی ۱۰ لاکھ ۹۰۷ ہے جسمیں بمقابلہ گذشتہ کے ۵۰ ہزار کی توفیر ہے +

بابو لشن چرن دت صاحب جو ایک بنگالی ہیں عہدہ پوسٹ ماسٹر جنرل بہار پر ممتاز ہوئے۔ آپ پہلے بنگالی ہیں جنکو پوسٹل ڈیپارٹمنٹ میں یہہ عہدہ جلیلہ ملا ہے +

گذرے ہفتہ دارجلنگ میں ایک سوداگر کی دوکان میں لیمپ کے گرجانے سے آگ لگ گئی۔ مال اسباب کا نقصان قریب ڈھائی لاکھ روپیہ کا ہوا +

کلکتہ کی دو اسلامی سوسائیٹیوں نے قانون عمر رضامندی کی تائید میں گورنمنٹ کو لکھ بھیجا ہے کہ اس قانون سے شرع اسلام میں کسیطرح کا خلل نہیں ہوسکتا +

کلکتہ کے میں سر جوتیندر موہن ٹیگور نے اپنی والدہ کا تلادان کروایا۔ ۴۰ ہزار روپیہ کا بوجھ تھا یہہ سب روپیہ پنڈتوں اور برہمنوں کو دیا گیا۔ دیکھئے ایسی باتیں کب اس ملک سے رفع ہونگی +

نواب گنج بارہ بنکی میں حکیم محمد اسحاق خان صاحب نے حمایت بیوگان نام ایک انجمن قایم کی ہے۔ اس انجمن کے متعلق ۱۲۶ ممبروں کے نام ظاہر کئے گئے ہیں +

لکھنو میں چرچ مشن میتھوڈسٹ اور وسلئین مشن تینوں سوسائیٹیوں کے پادری صاحبان اور انجیلی کارگذار باہمی محبت والفت سے کام کرتے اور ایک دوسرے کے کام میں مدد دیتے ہیں +

لکھنو کا اخبار لکھتا ہے کہ گرانی غلہ کی شکایت سے ہر چند غریب غربا واویلا مچاتے ہیں مہنگی سے بے موت مرے جاتے ہیں مگر اثر ناپیدا ہے +

الہ آباد محلہ بلواس گھاٹ میں بقول انگریزی اخبار ایک عجیب الخلقت لڑکا پیدا ہوا جسکے دو چہرے چار آنکھیں دو ناک۔ ایک چہرہ آگے تھا ایک پیچھے۔ چند گھنٹے زندہ رہکر مرگیا +

شہر مدراس کی مردم شماری کی سرسری میزان سے ظاہر ہے کہ یہاں کی آبادی ۴ لاکھ ۵۰ ہزار ہے جسمیں گذشتہ دس سال کی نسبت دس فیصدی کا اضافہ ہے +

احاطہ مدراس کے مقامات گنجام جیپور اور وزیانگرام میں ریل بنانے لگے اس اجرائے کار سے زیادہ تر منشا دستگیری قحط زدگان کا ہے۔ کیونکہ گرانی کا زور ہے +

گورنر مدراس نے تسلیم کیا کہ تعلیم صنعت کے لئے ایک مدرسہ عنقریب کھولا جائیگا۔ فی الحال زراعتی تعلیم کے لئے وہاں پانچ مدرسے مختلف مقامات میں جاری ہوئے ہیں +

علیگڈھ کے مہاجنوں اور رئیسوں نے اپنے ملک اہل حرفہ کو فایدہ پہنچانے کی غرض سے دس ہزار روپیہ کا سرمایہ فراہم کرکے ایک کمپنی قایم کی ہے۔ واقعی مذہبی جھگڑوں سے ایسی باتوں پر متوجہ ہونا بہتر ہے +

جھجر کی خبر ہے کہ ابر محیط آسمان ہے۔ نرخ غلہ گران ہوتا جاتا ہے۔ گیہوں ابتک فی روپیہ ۱۴ سیر بکتے ہیں اور نخود ۱۸ سیر اگر بارش ہوجائے تو فصل کو بہت فایدہ ہوگا +

راولپنڈی کا اخبار لکھتا ہے کہ اُس بدقسمت بازاری عورت کے مقدمہ قتل میں تین شخصوں کو پھانسی کا حکم ہوا۔ لارشٹ رام کی بھاوج کا قاتل بوجہ عدم ثبوت رہا کیا گیا +

اخبار سیول ناقل ہے کہ گورنمنٹ ہند کی رائے ہے کہ راجہ امر سنگھ صاحب بہادر جموں جو فی الحال لقب پرائم منسٹر سے مشہور ہیں صرف لقب پریزیڈنٹ ریاست جموں وکشمیر سے مشہور رہیں +

ڈاکٹر ہنری مارٹین کلارک صاحب کے بجائے پادری ہتھین صاحب پنجاب مشن نیوز کے ایڈیٹر مقرر ہوئے ہیں۔ مقدم الذکر صاحب ولایت کو تشریف فرما ہونگے +

جنڈیالہ ۲۷ فروری ۱۹۱۰ء کو مسیحیوں کیطرف سے ڈاکٹر کلارک صاحب کو ایک الوداعی جلسہ کرکے ایڈریس دیا گیا۔ اور چند چیزیں بطور یادگار نذر گذرانی گئیں +

لاہور کے لنڈا بازار میں ایک عورت اپنے مکان میں مقتول پائی گئی +

سرکاری خبریں

سرجن سجری آئی ڈاڈیل صاحب سول سرجن دہلی کو ولایت جانے کے لئے ۱۸ ماہ کی رخصت فرلو ۱۵ مارچ ۱۸۹۱ء سے یا اُس تاریخ سے جب سرجن جی ڈبلیو پی ڈنس صاحب انہیں کام سے سبکدوش کریں عطا ہوئی ہے +

کپتان آر ٹی آئی ایس مکالینڈ صاحب مجسٹریٹ چھاؤنی رخصت فرلو سے واپس آنے پر بمقام پشاور تعینات کئے جاوینگے +

رویداد جلسہ معمولی میونسپل کمیٹی لودیانہ

باجلاس شہزادہ محمد نادر صاحب سی آئی ای۔ پریزیڈنٹ۔ سردار علی محمد خان صاحب۔ خواجہ احسن شاہ صاحب۔ مولوی محمد حسن صاحب۔ لالہ راجیداس صاحب۔ لالہ منشا رام صاحب۔ چودھری علی بخش صاحب۔ ماسٹر سول راج صاحب۔ منشی محمد بخش صاحب۔ سید سردار علی صاحب۔ لالہ گوپی مل صاحب۔ سید غلام محمد صاحب۔ ڈاکٹر بھگوانداس صاحب۔ منشی رحیم بخش صاحب۔ منشی وجیہ الدین صاحب ممبران

واقع ۱۰۔ فروری ۱۸۹۱ء

نمبر ۱۔ مرمت سالانہ ہائی سکول لودیانہ تعدادی [illegible] ۔ **تجویز** ہوئی کہ تخمینہ منظور کیا جاوے +

نمبر ۲۔ تخمینہ چادر آہنی واسطے چوکنٹہ ملکہ نالی سنتر ناتھی رام ولکڑ بازار و چوبچورہ و محلہ لوہاجٹ میں تعدادی [illegible] ۔ **تجویز** ہوئی کہ خرید کیا جانا چادر آہنی کا منظور کیا جاوے +

نمبر ۳۔ رپورٹ سب کمیٹی تعلیم بحوالہ رزولیوشن ۲۵ مورخہ ۱۳ جنوری ۱۸۹۱ء کہ واسطے مدرسہ گورمکھی معلمہ جدید کے لئے سب کمیٹی کوشش کر رہی ہے بصورت ملنے معلمہ اور کافی ہونے تعداد شائقین کے مدرسہ جاری کیا جاوے اور مسماۃ جنت کو بالفعل ماسٹر کیا جاوے بصورت خالی ہونے کسی مدرسہ کے اسکو معلمہ بنایا جاوے۔ اور محمد جمال کشیدہ کش کو جو [illegible] ماہوار ملتا ہے وہ کافی ہے اسوجہ سے کہ دو مدرسے بھی کم ہو گئے ہیں۔ و رائے لالہ منشا رام کہ معلمہ جدید اس [illegible] کو رکھا جاوے۔ **تجویز** ہوئی کہ مسماۃ جنت کو تین ماہ تک امتحاناً پانچ روپیہ ماہوار پر رکھا جاوے اور سہ ماہ کے بعد اسکا عذر مع رائے سب کمیٹی پھر پیش ہووے اور باقی رپورٹ سب کمیٹی منظور ہووے اور نسبت فی الحال بحال رکھی جانے معلمہ حال کے حکم سابق کمیٹی جس میں اُسے موقوف کیا گیا تھا ناقد سمجھا جاوے +

نمبر ۴۔ رپورٹ سب کمیٹی بحوالہ روبکار جناب صاحب پریزیڈنٹ مورخہ ۲۷ جنوری ۱۸۹۱ء مشعر اسکے کہ طلباء جماعت ورنیکولر مڈل کو جو ماسٹر شیو جی رام کے گفتہ میں علیحدہ ہو گئے تھے فہمایش سے جماعت میں شامل کیا گیا۔ اور نسبت ماسٹر شیو جی رام یہہ شکایت کی ہے کہ ہماری پڑھائی اچھی نہیں ہوتی اور بہت سخت گیری ہوتی ہے و نیز اسکے کہ جب سے شیو جی رام کی تبدیلی کا حکم کمیٹی سے ہوا ہے وہ بھی دل برداشتہ ہو رہے ہیں اور ہیڈ ماسٹر صاحب بھی اُنکے شاکی رہتے ہیں کہ واسطے تبدیلی اُسکے افسران سررشتہ تعلیم میں تحریک کیجاوے معہ عرضی طلباء مڈل۔ **تجویز** ہوئی کہ رائے سب کمیٹی منظور کیجاوے اور اسکے مطابق محکمہ صیغہ تعلیم سے خط و کتابت کی جاوے اور بہت تاکیدی الفاظ میں یہہ لکھا جاوے کہ کمیٹی لالہ شیو جی رام کو اس مدرسہ میں ہرگز رکھنا نہیں چاہتی کیونکہ اسکے یہاں پر رہنے سے مدرسہ میں سخت ابتری ہو رہی ہے۔ اور نسبت درخواست رخصت سب کمیٹی تعلیم رپورٹ کرے +

نمبر ۵ کاغذات فوتیدگی ماسٹر خیر الدین و رپورٹ سب کمیٹی تعلیم سفارش تقرری مولا بخش برادر حقیقی متوفی حال مدرس مدرسہ سنوری تحصیل جگراؤں معہ سفارش ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس بدیں مضمون کہ مولا بخش ریاضی میں بڑا لایق ہے۔ اور اُسکا بجائے خیر الدین مقرر ہونا عین مناسب ہے۔ و رائے پریزیڈنٹ کہ مولا بخش کا مقرر کیا جانا مناسب ہے۔ معہ دیگر عرائض۔ **کثرت** رائے سے تجویز ہوئی کہ رپورٹ سب کمیٹی تعلیم منظور کی جاوے +

نمبر ۶۔ رپورٹ سب کمیٹی تعلیم بروقت تشریف آوری انسپکٹر صاحب [illegible] کہ کتب وغیرہ سامان مدارس زمانہ خرید کر دیا گیا تھا سو [illegible] دلایا جاوے۔ **تجویز** ہوئی کہ یہہ خرچ منظور کیا جاوے +

نمبر ۷۔ کاغذات جنکا روپیہ بسبب ضروری ہونے کے دیا گیا۔ اور اب بغرض منظوری کمیٹی میں پیش ہوئے۔

[illegible] بابت کفن دفن مردہ ہائے لاوارث۔ [illegible]

[illegible] بموجب رپورٹ بابو شب سرنداس صاحب ظہری روبکار صاحب سیول سرجن بہادر مورخہ ۴ جنوری ۱۸۹۱ء بابت رنگائی دروازہ ہائے و الماری ہائے شفاخانہ بتقریب تشریف آوری صاحب انسپکٹر جنرل شفاخانہ۔ [illegible]

[illegible] بموجب روبکار صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر بابت مرمت مکانات چڑیا خانہ۔ [illegible]

تجویز ہوئی کہ یہہ جملہ رقومات خرچ شدہ منظور کیجاویں +

نمبر ۸۔ رپورٹ میونسپل کمیٹی ہائے ضلع پنجاب بابت ۹۰-۱۸۸۹ء۔ **تجویز** ہوئی کہ اطلاع ہوئی +

نمبر ۹۔ درخواست رخصت شیو جی رام بصیغہ فرلو واسطے چار ماہ۔ **تجویز** ہوئی کہ رپورٹ کے لئے سب کمیٹی تعلیم کے سپرد ہووے +

نمبر ۱۰۔ کاغذات امداد [illegible] ماہوار جسکی بابت صاحب انسپکٹر جنہا پرشاد آریہ سکول کے لئے سفارش فرماتے ہیں۔ **تجویز** ہوئی کہ دیا جانا امداد کا منظور کیا جاوے +

نمبر ۱۱۔ کاغذات امداد مدرسہ حقانی مڈل و پرائمری بتفصیل ذیل۔ مڈل [illegible] ماہوار۔ پرائمری [illegible] ماہوار

جسکے دیئے جانیکی نسبت صاحب انسپکٹر سفارش فرماتے ہیں۔ **تجویز** ہوئی کہ دیا جانا امداد کا منظور کیا جاوے ✦

نمبر ۱۲۔ رپورٹ سب کمیٹی نسبت قواعد گاڑے ہے

تجویز ہوئی کہ جلسہ خاص میں پیش ہوے ✦

نمبر ۱۳۔ رزولیوشن کمیٹی نمبر ۴ مورخہ ۱۳ دسمبر ۱۸۹۰ء معہ ترجمہ تحریر صاحب ہیڈ ماسٹر نسبت رزولیوشن کمیٹی مورخہ ۲۰ نومبر ۱۸۹۰ء۔ **تجویز** ہوئی کہ جلسہ آئندہ تک ملتوی رہے ✦

نمبر ۱۴۔ رپورٹ سب کمیٹی بحوالہ رزولیوشن نمبر ۹ مورخہ ۲۰ نومبر ۱۸۹۰ء کہ کوئی بدنیتی غبن محصول نسبت کھنیالال پائی نہیں جاتی۔ **تجویز** ہوئی کہ رائے سب کمیٹی منظور کیجاوے اور کاغذات داخل دفتر ہو ویں ✦

نمبر ۱۵۔ خواجہ احسن شاہ نے یہہ امر پیش کیا کہ اسبارہ میں خط و کتابت کی جاوے کہ فارم ہائے حفظان صحت پنجاب کا معرفت جنرل وغیرہ سرکاری کارخانہ سے لیا جانا مرلازمی ہی یا کہ ایک اختیاری امر ہے۔ اور لالہ راجداس صاحب نے تائید فرمائی۔ **بالاتفاق** رائے کمیٹی تجویز ہوئی کہ اسبارہ میں خط و کتابت کیجاوے ✦

غزل

گلے کے طوق سے بچوں کو کب شکل رہائی ہی
چھری گردن پہ ناحق طوق گردن نے چلائی ہی
جسے کہتے ہو سونا ہو گیا اُس سے سکاں سونا
ہمی سونے نے قسمت نونہالوں کی سلائی ہی
پنہا کر زیور اتنا جان کیوں لیتے ہو بچوں کی
دہائی ہی دہائی ہی دہائی ہی دہائی ہی
اگر ہوں زیور تعلیم سے آراستہ لڑکے
تو پھر اسمیں نہ کچھ خدشہ نہ کچھ اسمیں برائی ہی
کڑا چاندی کا اکثر نرم ہاتھوں کو دکھاتا ہی۔
پے غارتگر جاں سو نعیِ زور آزمائی ہی۔
پڑا جس کان میں سونے کا بالا اسکے زخموں سے
صدائے گریہ و غم گوش ہر انسان میں آئی ہی
جو ظالم ہیں وہ زیور کی طمع میں جان لیتے ہیں
حقیقت میں یہہ زیور بھی اُنہیں کی رہنمائی ہی
یہہ وہ گہنا ہی پابند مصیبت جس سے ہوں بچے
جو گہنا یا ہوا ہو چاند کب اُس میں صفائی ہی
تمنّا شاہد حسن بیاں کا ہی یہی زیور
کہ اسمیں راستی کے فیض سے شکل صفائی ہی

غزلِ آزاد

غلام خاص ہوں آزاد شاہ دین و دنیا کا
سر آپا رائے رحمت ہی لقب میرے مسیحا کا
ہی اُسکا آستانہ خلق کو قبلہ ترصد کا
رہا کا آرزو کا دل کی خواہش کا تمنّا کا
بہشت جاوداں معمور ہی اُس کے احبا سے
نہیں ملتا بجز دوزخ ٹھکانا اُسکے اعدا کا۔
رہائے شادی کونین جس سے مجھکو حاصل ہی
تصور اس کا دافع ہی غم امروز فردا کا۔
اوڑا پھرتا ہوں میں ہر سو ہوائے شوق میں لیکے
پر پرواز سے برتر ہی عالم میرے اعضا کا۔
زہے توحید فی التثلیث عالم جس سے روشن ہی
اصل سے محو ہوں جسکے جمال حیرت افزا کا
دوئی کو دور کر آزاد بس معقول وحدت رہ
اسی پر منحصر ہی فیصلہ دنیا و عقبیٰ کا

لودیانہ

اشاعت پرچہ گذشتہ کے بعد تین شبانہ روز لگاتار مینہہ کی جھڑی لگی رہی۔ اور ہوا سرد چلتی رہی۔ خلقت کا دم مارے سردی اور متواتر بارش کے ناک میں آگیا۔ دو تین روز آسمان صاف رہ کر اب پھر بادلوں سے گھرا ہوا ہی۔ غالباً پھر بارش ہوگی۔ غلہ گراں ہو رہا ہی۔ اور غریب و غربا مبتلائے پریشانی ہیں۔ سُنا گیا کہ غلہ فروشوں نے ایسے موقع کو مفید مطلب جانکر سالہا سال کا سڑا ہوا اناج کوٹھوں اور کھتوں سے نکالکر فروخت کرنا شروع کیا تھا جسپر اہلکاران کمیٹی نے مطلع ہو کر بعض غلہ فروشوں کا چالان کر دیا اور بوسیدہ غلہ منڈی سے پھنکوا دیا ✦

ہفتہ حال میں سُنا گیا کہ چند گورے چھاؤنی جالندہر جو برائے شکار بازی پھلور میں جو لودیانہ سے قریب ایک ریلوے سٹیشن ہی آئے تھے اُنمیں ایک گورا بندوق میں گراب بھرے ہوئے بغل میں لئے کھڑا تھا اچانک کسی حرکت سے گھوڑا دب گیا۔ اور گراب بغل کو چھید کر کان کے نیچے سے سر میں پہنچا اور وہ فوراً بیجان ہو کر گر پڑا۔ لاش شفاخانہ لودیانہ میں لائی گئی اور جسپر نے پر سر میں سے آٹھ نو دانے گراب کے نکلے ✦

مولوی محمود شاہ جنکی نسبت الزام تھا کہ اُنہوں نے سہارنپور سے بذریعہ ٹیلیگرام مالہ روپیہ دھوکہ دیکر مولوی محمد حسن صاحب میونسپل کمشنر لودیانہ سے منگائے تھے اور جس سے اس مقدمہ کی تحقیقات یہاں ہو رہی تھی۔ سنتے ہیں کہ قانونی ایچ پیچ سے صاف بری ہو گئے ✦

اس ہفتہ میں بہہ رپورٹ دفتر ہذا میں پہنچی پیدائش ۲۶۔ اموات ۱۷ ✦